سوال

(203) کمیونزم کی طرف انتساب کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کمیونزم کی طرف انتساب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فقهی کونسل نے جن اہم امور کا مطالعہ کیا ان میں سے کمیونزم اور سوشلزم کا موضوع بھی ہے اور فکری یورش کی وجہ سے وہ مشکلات بھی جن سے اس کا وقت عالم اسلام دوچار رہے حکومتوں کی سطح پر بھی اور افراد کی سطح پر بھی اور پھر اس خطرناک فکری یورش کے خطرات سے ناواقفیت کی وجہ سے حکومتوں اور قوموں کو جن مشکلات کا سامنا ہے کونسل نے انہیں بھی پیش نظر رکھا ہے ۔ فقهی کونسل کی یہ رائے ہے کہ اس وقت عالم اسلام کے اکثر ممالک افکار و عقائد کے خلا کا شکار ہیں اور دوسری طرف ان درآمد شدہ افکار و عقائد کو اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ یہ اسلامی معاشروں میں پھیل سکیں مسلمانوں کے عقائد میں خلل پیدا کر سکیں اخلاق و کردار میں گراوٹ پیدا کر سکیں انسانی اقدار کو ملیا میٹ کر سکیں اور معاشرے میں خیر و بھلائی کی تمام بنیادوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں ، اب یہ بات بالکل روز روشن کی طرح واضح ہے کہ دنیا کے تمام بڑے ممالک اپنے نظام اور افکار کے اختلاف کے باوجود اس کی نکتہ پر سب متفق ہیں کہ ہر اس ملک کا نظام درہم برہم کر دیا جائے جس کی اسلام کی طرف نسبت ہے اسلام دشمنی اس کی اشاعت کے خوف اور مسلمانوں کی بیداری کے ڈرنے ان سب کو اختلاف کے باوجود ایک نکتہ پر متفق و متحد کر دیا ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کے عقائد و اخلاق کو خراب کر دیا جائے ۔ : عقائد کے درمیان میں یہ ممالک ہر اس شخص کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جو کمیونزم کو اختیار کر لے اور پھر کمیونزم کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ان کے ریڈیو ٹیلی وژن اخبارات خوشنما پروپیگنڈے اور اجرتی مصنفین شب و روز مصروف ہیں اور پھر بڑے خوشنما لیبل لگا کر یہ اس الحاد کی اشاعت میں مصروف ہیں کبھی اسے آزادی کا نام دیتے ہیں اور کبھی ترقی کا کبھی اسے جمہوریت کہتے ہیں اور کبھی کچھ اور اس کے خلاف تمام اصلاحات اخلاق و کردار کی حفاظت کی کوشش اور بلند پایہ اسلامی تعلیمات اور آداب و اخلاق کو یہ رجعیت پسماندگی اور دقیانوسیت وغیرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں اسی طرح اخلاق کے میدان میں یہ اباحیت اور مرد و زن کے بے محابا اختلاط کے داعی ہیں اور اسے بھی یہ ترقی اور آزادی کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ انہیں اس بات کا اچھی طرح علم ہے کہ انہیں فکری مادی اور سیاسی طور پر صرف اسی صورت میں غلبہ حاصل ہو سکتا ہے کہ یہ دین اور اخلاق کا جنازہ نکال دیں جب یہ دین اور اخلاق کا جنازہ نکال دیں گے تو پھر ان کے لئے خیر و بھلائی کے تمام سرچشموں کو بند کر دینا آسانی سے ممکن ہوگا اور پھر یہ جس طرح چاہیں تصرف کر سکیں گے یعنی اس فکری عقائدی اور سیاسی کشمکش میں یہ اپنے دوستوں کی مال اسلحہ اور پروپیگنڈہ کے ذریعہ خوب مدد کرتے ہیں تاکہ انہیں معاشرے میں نہ صرف اثر درسوخ حاصل ہو بلکہ وہ اقتدار پر بھی قبضہ کر لیں اور اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد یہ لوگ جو قتل و غارت کا بازار گرم کرتے ہیں مخالفین کو جلاوطن کرتے ۔ آزادیوں کو سلب کرتے اور ہر اس شخص کو جس میں دین اور اخلاق کی ادنی سی بھی رمق ہو اسے جس طرح جیل کی کال کوٹھڑیوں میں پھینک دیتے ہیں اس کے بارے میں مت پوچھئے جن اسلامی ممالک نے اپنی دینی و اخلاقی قدروں سے اپنے تحفظ کا اہتمام نہ کیا کمیونزم کیا س یلغار نے انہیں آسانی سے اپنے جال میں پھنسا لیا اپنے علمی و دینی اختصاص کی وجہ سے فقهی کونسل کا چانکہ یہ فرض ہے وہ اس فکری عقائدی

اورسیاسی یورش کے خطرات سے مسلمانوں کوآگاہ کرے ۔ جوابلاغ اورفوج کے اسباب ووسائل کے ذریعہ پھیلائے جارہے ہیں اس لئے اسلامی فقہی کونسل کے مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والے اجلاس میں یہ فیصلہ کیاگیاکہ : کونسل عالم اسلام کے تمام ممالک اوراقوام کی اس جانب توجہ مبذول کروائے کہ کمیونزم اسلام کے منافی ہے ۔ کمیونزم کواختیارکرنا اس دین کاانکارکرناہے جس کواللہ تعالیٰ نےاپنے بندوں کےلئے پسند فرمایا ہے یہ انسانی واخلاقی قدروں کوملیامیٹ کرنا ہے انسانی معاشروں کوکھوکھلا کرناہے اوراس کے بر عکس اسلامی محمدی شریعت ہی آخری آسمانی دین ہےجسے اللہ حکیم وحمید نے لوگوں کواندھروں سے نکال کرنورکی طرف لانے کےلئے نازل فرمایا ہے ۔ یہ دین سیاسی معاشرتی ثقافتی اورمعاشی اورہراعتبارسے ایک مکمل نظام حیات ہے ان تمام خرابیوں سے نجات کےلئے جنھوں نے مسلمانوں کے شرازہ کومتتشرکردیاہے ان کی وحدت کوپارہ پارہ کررکھاہے اوران کے اتفاق واتحادکوانتشاروخلفشارسے بدل دیاہے یہ دین ہی مفیدومؤثراورکارآمدثابت ہوسکتا ہے ۔

خصوصاوہ معاشرے جنھوں نے اسلام کوپہچانا لیکن پھراسے پس پشت ڈال دیا ۔ ان میں تمام ترخرابی کی جڑیہی کمیونزم ہے کمیونزم اورسوشلزم کی اس سخت معاندانہ اورخطرناک یلغارکاسب سے بڑاہدف اسلام اس کے مبادی وتعلیمات اس کے اخلاق وآداب اوراس کے دامن سے وابستہ ممالک تھے اس لئے کونسل اسلامی ملکوں اورمعاشروں کونصیحت کرتی ہے کہ وہ مختلف اسباب ووسائل کوبروے کارلاکراس زبردست خطرے کامقابلہ کریں جس کی چند حسب ذیل صورتیں بھی ممکن ہیں ۔

(1) ۔ انتہائی سرعت کے ساتھ اس نصاب تعلیم اورطرز تعلیم پر نظرثانی کی جائےجسے حال ہی میں اسلامی ملکوں میں رائج کیاگیاہے ۔ کیونکہ یہ بات پایہ ثبوت کوپہنچ ہوچکی ہے کہ نصاب تعلیم میں الحادی سوشلسٹ اورزہرآلودہ افکارشامل کئے جاچکے ہیں جواسلامی ملکوں کےلئے ایک طرح سے اعلان جنگ ہیں اوریہ نصاب کمیونزم کے ماہر اساتذہ ومصنفین سے تیارکروایاگیاہے ۔

(2) ۔ اسلامی ملکوں کوچاہیے کہ وہ حددرجہ کوشش کرکے اولین فرصت میں اپنے اداروں کے نظام کاجائزہ لیں خصوصا ذرایع ابلاغ معاشیات داخلی وخارجی تجارت اورمقامی اداروں کے نظام کاازسرنوجائزہ لیں تاکہ ان کی تہذیب وتطہیرکی جاسکے اورانہیں اسلام کی صحیح بنیادوں پرازسرنواستوارکیاجاسکے کیونکہ یہ اسلامی بنیادیں ہی مسلمان ملکوں اورقومو ں کوتحفظ فراہم کرکے انہیں حسدوبغض کاشکارہونے سے محفوظ رکھ سکتی ہیں اورمسلمانوں میں ازسرنواخوت باہمی تعاون اوراخلاص کی روح پھونک سکتی ہیں ۔

(3) ۔ اسلامی ملکوں اورقوموں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ تخصص کے ایسے مدارس ومکاتب قائم کریں جن سے ایسے مخلص اورپرجوش داعی تیارہوں جواس یلغارکی تمام صورتوں کامقابلہ کرنے کی استعدادرکھتے ہوں اورجوشخص اجنبی یورش کی حقیقت اوراس کے خطرناک اغراض ومقاصدکومعلوم کرنا چاہیے یہ داعی اپنے گہرے مطالعہ اورٹھوس معلومات کی بدولت اسے مطمئن کرسکیں اوردوسری طرف انہیں اسلام اوراس کے قیمتی خزانوں کے بارے میں بھی بھرپورمعلومات حاصل ہوں ایسے مدارس اوراس طرح کے دعاۃ ومبلغین جس ملک میں جس قدرزیادہ ہوں گے اسی قدریہ امید بھی زیادہ ہوگی کہ وہ ان مغربی اورملحدانہ افکارونظریات کاآسانی سے خاتمہ کرسکیں گے اورامید ہے کہ اس طرح علم وعمل کے ہتھیاروں سے مسلح واقعی طورپر منظم ایک ایسی جماعت ان تمام تحریکوں کے مقابلہ کےلئے اٹھ کھڑی ہوگی جومسلمانوں کے دلوں میں اخلاق وکردارکی اس باقی ماندہ دولت کوبچانے کی کوشش کرے گی جس کایہ ملحدانہ تحریکیں خاتمہ کردینا چاہتی ہیں ۔ کونسل تمام علماء اسلام سے خواہ ان کاتعلق کسی بھی جگہ یا تنظیم سے ہویہ اپیل کرتی ہے کہ وہ ان خطرناک اورملحدانہ افکارونظریات کے مقابلہ کےلئے اٹھ کھڑے ہوں جومسلمانوں کے دین وشریعت اورعقائد واخلاق کوبھی نقصان پہنچاناچاہتے ہیں اوران کے ملکوں کوبھی لہذا علماء کرام پربھی فرض ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے اشتراکیت اورکمیونزم کی حقیقت کوواضح کریں اوربتائیں کہ یہ دونوں اسلام کے خلاف جنگ ہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38